© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# نظرات

## عبرت!

دنیا انقلاب و تغیر کی آماجگاہ ہے، یہاں کی کسی شے کو قرار و دوام نہیں، دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن، بہار کے بعد خزاں، سردی کے بعد گرمی، بچپن اور جوانی کا پُر لطف زمانہ، پھر بڑھاپے کی افسردگیاں، زندگی کی چہل پہل، اس کے بعد موت کی سکون پرور خاموشی صحت اور ثروت، پھر غربت و افلاس اور درد و کرب کی بےچینی، عیش و نشاط کے فلک شگاف قہقہے۔ پھر رنج و ماتم کی سوگواری، طاقت و قوت کا جوش و خروش، اس کے بعد ضعف و ناطاقتی کی پشیمانی، یہ سب روزہ مرہ کی چیزیں ہیں جنھیں ایک انسان اپنی آنکھ سے بار بار دیکھتا، اور شب و روز کی ساعتوں میں ان کا نظارہ کرتا ہے لیکن کتنے ہیں جو حال کی عافیت کوشیوں میں مستقبل کے یقینی تغیر و انقلاب کی تیاری کرتے ہوں۔ کتنے ہیں جنھیں عیش و عشرت کی نواسنجیوں میں غربت و الم کی جانکاہیوں کا خیال مانع لذت اندوزی ہوتا ہو؟ جو ایسا نہیں کرتے اُن کا انجام بھی نہایت اندوہناک ہوتا ہو۔ سعادتمند طبیعتیں اس سے عبرت پذیر ہوتی ہیں اور وہ کبھی حال کی فرصتوں میں مستقبل کی طرف سے غافل نہیں رہتیں۔

---

شخصی اور انفرادی عروج و زوال سے زیادہ عبرت انگیز اور نصیحت آموز قوموں اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حکومتوں کا انقلاب ہوتا ہے۔ جس طرح ہر شخص کے لئے اپنی عمر طبعی کو پہونچکر فنا ہو جانا یقینی ہے اور ایسا ناگزیر کہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اُسے اس سے نہیں بچا سکتی، ٹھیک اسی طرح قوموں کی بھی ایک عمر طبعی ہوتی ہے، جس کو پہنچ جانے کے بعد اُن میں انحطاط پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید نے اسی حقیقت کو اس طرح بیان کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَاءَ | ہر قوم کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ جب اُن کا وہ |
| اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً | وقت آجاتا ہے تو پھر وہ اُس سے نہ ایک ساعت |
| وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ | پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ |

پھر جس طرح شخصی موت کے لئے اُس کے بہرحال ناگزیر ہونے کے باوجود عالم ظاہر میں کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح جب کسی قوم پر زوال آتا ہے تو یونہی نہیں آتا، بلکہ اس کے اسباب ہوتے ہیں۔ نفسیاتِ اقوام کے ماہر حکمار اُن کا پہلے سے اندازہ لگا لیتے ہیں اور وہ پُرجوش تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ آنے والے خطرات سے آگاہ کر دیتے ہیں۔ لیکن ہونے والی بات ہو کر رہتی ہے، اس قوم کا نصیبِ خفتہ بیدار نہیں ہوتا۔ اُس میں اخلاقی کمزوریاں۔ روحانی پستی۔ اتباعِ شہوات کا مرض، عیش و تنعم میں انہماک کا سودا برابر ترقی کرتا رہتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دستِ روزگار اُس کی قبائے عظمت کو تار تار کر دیتا ہے۔ سروری و سربلندی کا تاجِ زرفشاں اُس کے سر سے اتار لیا جاتا ہے۔ اور حکمرانی و فرمانروائی کی باگ اُس کے ہاتھوں سے چھین کر کسی دوسری قوم کے قبضہ میں دیدی جاتی ہے۔ اب یہی خدا کی نافرمان اور عصیاں مآب قوم ہوتی ہے۔ اور ذلت و نفرت کی ٹھوکریں۔ ادبار و زوال کے طمانچے اور تھپیڑے، حسرت و افسوس کی درد بھری چیخ دپکار اور رنج و غم میں ڈوبے ہوئے نالے۔

قرآن حکیم نے فرعون کی مثال دے کر عروج و زوال اقوام سے متعلق ایک کلیہ اس طرح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیان فرمایا ہے۔

إنَّ فرعونَ علا في الارض وجعلَ أهلها شيعاً يستضعفُ طائفةً منهم يذبح ابناءهم ويستحي نساءهم انّه كان من المفسدين ٥ ونريد أنّ نمنَّ على الذين استضعفوا في الارض ونجعلهم أئمةً ونجعلهم الوارثين ونمكنَ لهم في الارض ونُرِيَ فرعونَ و هامانَ وجنودَهما منهم ما كانوا يحذرون ٥ القصص

فرعون زمین میں سربلند ہوا۔ اور اس نے یہاں کے لوگوں کو کئی فرقوں پر تقسیم کر دیا اور ان میں سے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا یہ فرعون اس فرقہ کی بیٹوں کو ذبح کرتا اور عورتوں کو زندہ رکھتا تھا۔ بے شبہ وہ مفسد تھا، اور ہم چاہتے ہیں کہ اُن لوگوں پر احسان کریں جن کو ملک میں کمزور بنا لیا گیا تھا، ان کو امام اور ملک کا وارث بنائیں اور زمین میں ان کو طاقت وقوت دیں، اور فرعون، ہامان، اور ان کے لشکروں کو وہ چیزیں دکھائیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔

---

لیکن شخصی موت اور قومی ہلاکت وبربادی میں فرق یہ ہے کہ ایک انسان جب مرجاتا ہے تو پھر دوبارہ زندہ نہیں ہوتا اس کے برخلاف قوموں کا حال یہ ہے کہ ایک مرتبہ زوال پذیر ہو جانے کے بعد اگر ان میں پھر جوشِ عمل کی بیداری، اخلاق فاضلہ، اور زبردست قومی کیرکٹر پیدا ہوجاتا ہی تو وہ اپنی عظمتِ رفتہ کو واپس لے لیتی ہیں۔ اور پھر اُن کے سروں پر عظمت وکشورکشائی کا تاج چمکنے لگتا ہے۔ یہ عروج وزوال کا اُلٹ پھیر، اقبال وادبار کی یہ آمد وشد، اس لئے ہوتی ہے کہ دنیا کی دوسری قومیں اور حکومتیں اس سے عبرت پذیر ہوں۔ اور وہ سمجھیں کہ طاقت وقوت کے گھمنڈ میں کمزور انسانوں کو غلام بنانا، اُن کے ملکوں پر جابرانہ قبضہ کرنا، ان کے ساتھ نفرت وحقارت سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پیش آنا، آج نہیں تو کل ضرور رنگ لائے گا۔ قدرت کا دستِ انتقام عجلت ناآشنا سہی لیکن اس کی چشم انصاف کبھی تغافل سے آشنا نہیں ہوتی۔ وہ سزا دینے میں جلد باز نہیں ہے لیکن ظالموں کا کوئی عمل اس سے پوشیدہ بھی نہیں انھیں ایک نہ ایک دن اپنے ظلم کا پھل ضرور ملے گا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ پھر اس کی گرفت ہوتی ہے تو نہایت ہی سخت ہوتی ہے ان بطش ربک لشدید اور اس وقت ظالم کی کس مپرسی اور بیکسی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اپنے اعوان و انصار کو دیکھتا ہے۔ انھیں اپنی مدد کے لئے بلاتا ہے ان سے اپیلیں کرتا ہے ان کے سامنے گڑگڑاتا ہے اور ان کی خوشامدیں کرتا ہے لیکن قدرت ظالم کی مدد میں اٹھنے والے ہاتھوں کو شل، ان کے قدموں کو مفلوج، اور ان کے تمام ہتھیاروں کو بے اثر کر کے رکھ دیتی ہے وہ عملاً اس کی کوئی موثر مدد نہیں کر سکتے اور ظالم ما لھم من ولی ولا نصیر کا مصداق بن کر قدرت کا فیصلہ سننے کے لئے یکہ و تنہا رہ جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا کا اٹل فیصلہ یہ ہے

| | |
|---|---|
| انما السبیل علی الذین یظلمون | الزام انھیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور |
| الناس ویبغون فی الارض | زمین میں ناحق زیادتی کرتے ہیں یہی وہ |
| بغیر الحق اولٰئک لھم عذاب الیم | وہ لوگ ہیں جن کو دردناک عذاب ہونیوالا ہے |

---

اب سے چند روز پیشتر مملکت فرانس کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا۔ وہ عہدِ حاضر کی تاریخ میں سوچنے اور سمجھنے والے انسانوں کے لئے عبرت و موعظت کا موثر ترین مرقع ہے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ ۱۱ر نومبر ۱۹۱۸ء کو جس فرانس نے جرمنی کو شکست فاش دیکر اس سے پیرس سے پچاس میل دور کے ایک جنگل (کمپیانے) میں ذلیل شرائط صلح پر دستخط کرائے تھے۔ بائیس برس بعد یہی انقلاب اس شان سے آئے گا کہ وہی مغلوب و مقہور جرمنی فاتح و غالب ہو کر فرانس میں داخل ہوگا اور اس کا ڈکٹیٹر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اسی جنگل میں جنرل نوک کی اسی ڈائننگ کار میں بیٹھ کر جس میں اُس نے جرمنی سے دستخط کرائے تھے فرانس کے شرائط صلح سے زیادہ ذلیل شرائط پر فرانس سے دستخط لے گا۔ یہ سب کچھ سالوں اور مہینوں میں نہیں بلکہ ہفتوں میں ہو گیا۔ اور اس حقیقت کے باوجود ہوا کہ برطانیہ ایسی دنیا کی سب سے بڑی طاقت ور حکومت فرانس کی پشت پناہ تھی اور اُسے اربوں روپیہ کی لاگت سے تیار کی ہوئی میجنوٹ لائن پر بھی بھروسا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے ہی حوادث دو قائع ہوتے ہیں جبکہ قوموں کو اپنے تمام اعمال و افعال کا جائزہ لینا پڑتا ہے اور انھیں سوچنا پڑتا ہے کہ فلاں قوم کے سقوط و شکست کے اسباب کیا ہیں؟ تاکہ وہ خود اس سے محترز رہیں اور انھیں اس روز بد کا سامنا نہ کرنا پڑے

---

بقاء اصلح قدرت کا ازلی اور ابدی قانون ہے۔ قرآن مجید خود اس کا اعلان اس طرح کرتا ہے

اما ما ینفع الناس فیمکث     لیکن وہ چیز جو لوگوں کے لئے نفع رساں ہو

فی الارض     وہ زمین پر باقی رہتی ہے۔

قدرت کا ایک خاص قانون عروج و زوال ہے جس کے ماتحت قومیں بن بن کر بگڑتی اور بگڑ بگڑ کے بنتی ہیں۔ اس بنا پر اس وقت بھی جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب اسی قانون کے ماتحت ہو رہا ہے اور یہ تو انقلاب کا صرف ایک دیباچہ ہے۔ کس کو خبر ہے کہ مستقبل قریب میں دنیا کا نقشہ کیا سے کیا ہو جائیگا۔ مشرق کے ایک شاعر حقیقت ترجمان نے اپنی نگہ دوررس سے اس آنے والے انقلاب کو اب سے بہت عرصہ پہلے ہی دیکھ لیا تھا اور اس نے اسی وقت مغرب سے خطاب کر کے کہا تھا۔

دیارِ مغرب کے رہنے والو! خدا کی بستی دکاں نہیں ہے

کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو، وہ اب زرِ کم عیار ہو گا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com


تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی

جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا

یہ تہذیب مغرب کی خود اپنے خنجر سے خودکشی نہیں تو اور کیا ہے کہ اب سائنس کی طاقت پر بھروسہ کرنے والوں کو بھی خدا کا نام لینا پڑ رہا ہے۔ گرجاؤں میں رو رو کر دعائیں ہو رہی ہیں، تمام ایمپائر میں یوم الدعا منایا جا رہا ہے، آرکبشپ آف یورک اینڈ کنیٹربری اپیل پر اپیل شائع کر رہے ہیں کہ تمام قوم کو روزانہ دوپہر کے وقت نماز پڑھ کر دعا مانگنی چاہیے۔ آج وہ کہاں ہیں جنھوں نے عیاشی اور فحاشی کو ایک مستقل آرٹ بنا کر دنیا کو بہیمت و وحشت کے جہنم میں جھونک دیا تھا مظلوم روحانیت اور انسانیت اب ان کی بیچارگی پر مسکرا رہے ہیں اور غیب سے آواز آ رہی ہے

وبدالھم سیأت ما کسبوا وحاق    اُن کے کیے ہوئے اعمال بد ان پر ظاہر ہو کر رہے اور

بھم ما کانوا بہ یستھزءون    جس عذاب کا وہ مذاق اُڑاتے تھے وہ ان پر آ

نازل ہوا۔

خوش قسمت ہیں وہ قومیں جو اب بھی تباہ ہونے والی قوموں سے عبرت و نصیحت حاصل کریں اور اپنے قلب و روح کا تزکیہ کر کے خودغرضی۔ ہوس استعمار و استعباد اور خواہشاتِ نفس کو دور کر کے خدا سے اپنا رشتہ جوڑ لیں کہ درحقیقت وہی بہترین مددگار۔ اور وہی سچوں کی حمایت کرنے والا ہے۔

---

© rasailojaraid.com